سکوتِ عشق از آیتِ مریم

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

سکوتِ عشق

از آیتِ مریم

کبھی یہ دعوہ کہ وہ میرا ہے فقط میرا ہے۔

کبھی یہ ڈر کہ وہ مجھ سے جدا تو نہیں۔

کبھی یہ دعا کہ اسے مل جائے سارے جہاں کی خوشیاں۔

کبھی یہ خوف کہ خوش وہ میرے بنا تو نہیں۔

کبھی یہ تمنا کہ بس جاؤں اس کی نگاہوں میں۔

www.novelsclubb.com

کبھی یہ ڈر کہ اس کی آنکھوں کو کسی نے دیکھا تو نہیں۔

کبھی یہ خواہش کے زمانہ ہو منتظر اس کا۔

کبھی یہ وہم وہ کسی سے ملا تو نہیں۔

کبھی یہ آرزو وہ جو مانگے مل جائے اسے۔

کبھی یہ وسوسے کہ اس نے میرے سوا کچھ مانگا تو نہیں۔

(شیزی)

رات اپنی سیاہ زلفیں بکھیر چکی تھی اور کسی دوشیزہ کے بالوں سے گرتے پانی کے قطروں کی طرح ہر سو شبنم بکھر چکی تھی اور اس سیاہ رات میں وہ لڑکا تیز گاڑی چلاتا بار بار موبائل پر وقت دیکھ رہا تھا 12 بجنے میں ابھی کچھ وقت تھا شاید اس کو 12 سے پہلے کہیں پہنچنا تھا، دفعتاً اس کے موبائل پر کال آئی تھی۔اس نے اسکرین پر نام دیکھا تو جلدی سے کال اٹھائی اور فون اسپیکر پر کیا تھا۔موبائل کے دوسری طرف سے کسی لڑکے کی بھاری مگر دھیمی ٹھہراؤ والی آواز آئی تھی۔۔

"عالیان کہ بجے کہارہ گئے ہو ٹائم دیکھا ہے کیا ہو رہا ہے کہاں ہو؟ "

"ہاں یار بس بس آرہا ہوں پہنچے والا ہوں"

پھر فون کے دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تھا۔

ارے ہاں ہاں حیدر لے لیا سامان جو لانا تھا مجھے۔بس فون رکھو میں پہنچنے والا "ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اس نے فون رکھ کر گاڑی چلانے پر دھیان دیا تھا۔اور تھوڑے وقت بعد اپنی منزل پر پہنچ کر گاڑی پارک کی تھی تو اس کو اپنے سامنے کچھ لڑکے اور لڑکیاں

کھڑے نظر آئے تھے۔وہ گاڑی سے سامان نکال کر ان کے پاس آ گیا تھا اور سب نے اس کو دیکھ کر شکر ادا کیا تھا۔

"یہ لو اب چلو اندر کس کا انتظار کر رہے ہو، دیر ہو رہی ہے"

یہ کہہ کر وہ ہلکے سے مسکراتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا تھا۔اور ابرار اس کو گھور کر اس کے پیچھے چل دیا تھا۔۔

---

www.novelsclubb.com

~•••••××_@_××•••••~

"ارے لڑکی چلی جاؤ، سو جاؤ جا کے مت کرو انتظار شاید نہیں آئیں وہ۔"

"ارے ماما آئیں گے وہ"

"کیوں؟ کہا تھا اس نے کہ آئیں گے وہ"

"یار ماما کیا ہو گیا ہر دفعہ آتے ہیں نا وہ اب بھی آئیں گے پتا ہے مجھے۔"

ماما نے نفی میں گردن ہلا کر اس دیوانی لڑکی کو دیکھا تھا جو نہ جانے کب سے لاونج میں بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔اور دوسرے ہی لمحے ان کا ہاتھ اپنے جوتے کی طرف گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں جوتا اٹھا کر ماروں گی اب تمہیں یہ یار کیا ہوتا ہے ہاں، تمیز کہاں گئی بات کرنے کی ماں سے۔"

ماما نے غصے سے کہا تھا۔

"اچھا نا ماما جان وہ تو میں ایسے ہی پیار میں کہہ رہی تھی۔ ورنہ تو اپ کو پتہ ہی ہے آپ کی بچی کتنی تمیز دار ہے"

قرل نے ماما کے گلے میں بانہیں ڈال کر لاڈ سے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں ساری تمیز تو ختم ہے آپ پر"

"اللہ اللہ ماما آج کے عظیم دن بھی آپ اپنی سگی بچی پر طنز کر رہی ہیں۔"

"ہاں کر رہی ہوں اور ابھی رات ہے دن نہیں۔ابھی شروع نہیں ہوا وہ عظیم دن"

ماما نے عظیم پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔

"جی تو شروع ہونے ہی والا ہے بس دیکھیں کیا ٹائم ہوا ہے۔"

اور گھڑی دیکھ کر قرل کی چیخ نکلتے رہ گئی تھی۔

"اف۔۔!ماما12 بج بھی گئے۔"

www.novelsclubb.com

اچانک سے لاؤنج میں ہر طرف ہیپی بر تھڈے ٹو یو۔۔ہیپی بر تھڈے ٹو یو۔۔کا شور ہوا تھا۔

ماما اور قرل نے دروازے کی طرف دیکھا تو وہاں۔عالیان،ابرار،حیدر،رمیشہ ،کشل،رخسار اپنے ہاتھوں میں چیزیں لے کر کھڑے تھے۔عالیان کے ہاتھ میں کیک تھا ابرار اور رخسار کے پاس پارٹی پوپر اور کشل کے پاس سرخ گلابوں کا کھلتا ہوا گلدستہ تھا،حیدر کے پاس بہت سارے غبارے تھے،باقی دونوں تالیاں بجانے میں مصروف تھے۔حیدر نے سارے غبارے ہر سال کی طرح لاؤنج میں اوپری منزل جانے والے زینوں سے اور اس کے سامنے پڑی ڈائنگ ٹیبل کی کرسیوں سے باندھ دیئے تھے۔۔

ماما نے ان کا استقبال کیا اور وہ سب اب قرل کو مبارکباد دے رہے تھے۔ماما ان لوگوں سے سالگرہ کے لوازمات لے کر میز سجانے کے لئے جانے لگی تو کشل نے کہا تھا۔۔

"لائیں انٹی میں کر دیتی ہوں"

www.novelsclubb.com

ماما نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔ان کو وہ بچی ہمیشہ سے کچھ زیادہ ہی پسند تھی بہت دھیمے مزاج کی شائستہ سی لڑکی، کمر سے تھوڑے اوپر بھورے بال جن میں کہیں کہیں سنہرا سا عکس آتا تھا۔ مصری عورتوں جیسی آنکھیں جن میں ایک الگ ہی چمک ہوتی تھی۔۔ کشل اور باقی لڑکیاں ماما کے ساتھ میز سجانے میں لگ گئی تھیں۔

اور قرل کی نظر تو بس ایک ہی چہرے پر ٹکی تھی۔وہ روشن چمکتا چہرہ کلین شیو) چوڑی پیشانی درمیانے سے تھوڑے چھوٹے بال، نیلی جینس اور سیاہ قمیض میں وہ عالیان مرزا آج بھی انجانے میں قرل کی نگاہوں کا مرکز بن رہا تھا۔وہ قدم قدم چلتا اس کے سامنے آگیا تھا۔کوئی قرل سے پوچھے عالیان کے سامنے آتے ہی دنیا کا سب سے عذاب کام اس پر سے پہلی نگاہ کا ہٹانا تھا۔

www.novelsclubb.com

ادا ہے، خواب ہے، تسکین ہے، تماشا ہے

ہماری آنکھوں میں ایک شخص بے تحاشا ہے۔۔

(نامعلوم)

"ہماری زندگی میں آکر طوفان مچانا بہت مبارک ہو گرل"

عالیان نے اس کے سر پر ہلکے سے مارتے ہوئے کہا تھا۔

محبت اپنی جگہ لیکن قرل کے لیئے بچپن کی دوستی اور لڑائی اپنی جگہ قرل نے چڑ کر جواب دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"عالیان۔۔۔! میرا نام قرل ہے کتنی دفعہ کہا ہے نہیں کہا کرو گرل۔"

اور عالیان نے بتیسی کی نمائش کی اور آنکھ مارتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں ہاں وہی تو گرل"

عالیان نے اور تپایا تھا اسے۔

"عالیان کے بچے حرفِ تہجی صحیح کرواپنی۔۔گ نہیں ق"

www.novelsclubb.com

"_بھئی میرے لیئے تو گرل ہی ہو"

عالیان نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا تھا۔

ابھی وہ کچھ کہتی اسے، کہ حیدر نے بھی اس کو تنگ کرنے میں اپنا حصہ ڈالا تھا۔

"اور کوجی مبارک ہو تم نے اپنے سو سال مکمل کر لیئے۔"

حیدر نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا تھا۔ تو وہ جل بھن گئی تھی۔

"ہاں میرے سو سال مکمل ہوئے ہیں تو تم سوچ لو کتنے کے ہو گئے ہو۔۔"

دل جلانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا گیا تھا۔

"میں تو بس تم سے کوئی پچاس یا ساٹھ سال چھوٹا ہوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"بس کرو اپنی اصل عمر نہ بتاؤ۔"

قرل نے بھی دو بہ دو جواب دیا تھا۔

اوراب تم دونوں نے کچھ کہا تو میرے ہاتھوں سے بہت پٹو گے۔" قرل نے دھمکی دی تھی۔

بھئی مجھے تو عادت ہے بچپن سے اس سے اور اس کے لیئے پٹنے کی۔ عالیان تمہیں "تو یہ شرف کم ہی حاصل ہوا ہے۔"

یہ کہہ کہ وہ دونوں ہنسنے لگے تھے۔ پہلے قرل نے غصے سے منہ پھولا لیا۔ پھر وہ بھی ان کے ساتھ دل کھول کر ہنس دی تھی۔۔۔

ان کا یہ بچپن کا تھا وہ سب بچپن کے آٹھ دوست ایسے ہی ہنستے مسکراتے لڑتے جھگڑتے اور پھر ساتھ ہو جاتے تھے۔ اور ایسے ہی سب کی سالگرہ رات کے وقت

ان کے گھر پر دھاوا بھول کر منائی جاتی تھی۔۔ لیکن قرل کی سالگرہ تھوڑی زیادہ اچھی ہوتی تھی۔شاید اس لیئے کہ وہ عالیان کی زیادہ لاڈلی تھی یا پھر۔۔۔۔

~~~~~~~~~

"آجاؤ تم لوگ بھی یہاں۔"

رمیشہ نے آواز دی تو وہ لوگ اس طرف متوجہ ہوئے۔۔

www.novelsclubb.com

"آرہیں ہیں"
~~~~~~~~~

کہہ کر حیدر اور قرل میز کی طرف بڑھنے لگے تھے جب عالیان نے قرل کا ہاتھ پکڑ کر روکا تھا۔قرل نے اپنا ہاتھ عالیان کے ہاتھ میں دیکھا تھا۔۔اور قرل کو لگا اس کی دنیا رک گئی۔اس کی دھڑکنیں دھیمی دھیمی چلنے لگیں۔آس پاس لوگ،ان کی باتیں اور کام سب بہت آہستہ آہستہ ہو رہا ہو جیسے۔اس نے نظریں عالیان کے ہاتھ میں قید اپنے ہاتھ سے ہٹا کر اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا۔جو آنکھوں میں چمک لیئے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

"میرے پاس ایک بہترین سرپرائز ہے تمہارے لئے۔"

اس نے بچوں کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"اچھا کیا ہے،تو دو نا"

ابھی نہیں پاگل سرپرائز ہے کل ملے گا،اور مجھے یقین ہے تمہیں بہت پسند آئے گا"

"تم، تم خوشی سے پاگل ہو جاؤ گی۔

قرل نے محسوس کیا کہ جیسے اس کی آنکھوں میں جگنو چمکنے لگیں تھے سرپرائز کا بتاتے ہوئے۔

"ہائے سچی...!سچ میں پاگل نہ کر دینا مجھے۔۔"

www.novelsclubb.com

"لو بھلا جو پہلے سے ہی پاگل ہو اور کیا پاگل کروں اسے۔"

عالیان نے آنکھیں اوپر چڑھاتے ہوئے شرارت سے کہا تھا۔

"عالی۔۔۔! گرل۔۔۔"

قرل اس کے تنگ کرنے پر مصنوعی غصے سے چیخی تھی۔۔ تو عالیان بھی اس کے ساتھ اتنا ہی زور سے چیخا تھا۔ پھر دونوں ہی بلند آواز میں ہنس دیئے تھے۔۔

~~~~~~~~~

میز سجاتے ہوئے رخسار کی نظر پاس کھڑے حیدر پر پڑی تھی جو خود سے تھوڑے فاصلے پر کھڑے عالیان اور قرل کو ہنستے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com
~~~~~~~~~

"اللہ اور کتنا انتظار کروائے گی یہ لڑکی۔میں تو کیک میں سے ذرا سا کھا رہا ہوں بھئی۔۔"

حیدر نے یہ کہہ کر ندیدوں کی طرح کیک کو دیکھتے ہوئے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تھا۔

"خبردار جو ہاتھ لگایا تم نے اسے۔"

رخسار نے حیدر کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تھا۔ایسے اس کے ہاتھ پر کچھ ناخن بھی لگ گئے تھے رخسار کے۔

www.novelsclubb.com

"اف۔۔!جنگلی بلی۔"

"آجاؤ قرل ورنہ یہ ویمپائر تمہارا ایک نوچ نوچ کر کھا جائے گا۔"

کشل نے حیدر کے دانتوں پر چوٹ کرتے ہوئے کہا۔جو اوپر والے سامنے کے دو دانتوں کے سیدھے اور الٹی طرف کے دانت تھوڑے باہر کو خوبصورتی سے نکلے ہوئے تھے۔ جس کی وجہ سے اوپر کا ہونٹ تھوڑا اٹھا رہتا تھا۔ جس سے اس کی مسکراہٹ بہت حسین لگتی اور ایک عجیب سی کشش ہوتی تھی کہ دیکھنے والے کو مبہوت کر دے۔۔اس کے کہنے پر قرل اور عالیان نے اس طرف دیکھا تو وہ اپنا سیدھا ہاتھ سہلا رہا تھا۔

کیا ایسے تو نہ گھورو مجھے کو جی۔اور کتنا انتظار کراؤ گی۔میں ساری زندگی تمہارا انتظار "نہیں کر سکتا، جلدی آجاؤ دیر نہ کر دینا۔۔

خبردار۔۔! حیدر اگر تم نے میرے کیک کو ذرا سا بھی بری نیت سے دیکھا"

"تو۔۔۔

وہ کہتی ہوئی ان کے پاس آجاتی ہے۔۔

حیدر کی بات سنی تو سب کی سماعتوں نے تھی۔ مگر کسی میں اتنی سکت نہیں تھی)

کے اس کی بات کی گہرائی بھی سمجھ پاتے۔ سوائے میز پر رکھے ان سرخ گلابوں کے

گلدستے کے، جو اس کی بات کی گہرائی سمجھ کر اداسی سے مسکرا دیئے تھے۔۔اور اس

سے زرہ فاصلے پر پڑی چھری مکروہ ہنسی ہنس دی تھی۔۔ کہ نہ جانے کل وہ کس کے

کلیجے پر چلنے والی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

"چلو اب اس کیک کی گردن پر چھری چلا بھی دو یار۔"

(ابرار کے کہنے پر وہ "ابھی آتی ہوں" کہہ کر ایک کمرے کی طرف چل دی تھی۔

~~~~~~~~~

وہ ایک دروازے کے سامنے کھڑی تھی دروازہ ہلکے سے کھٹکھٹا کر اس کو کھول کہ اندر جھانکا تو سامنے بستر پر ایک پچاس پچپن سال کی عمر کے قریب شخصیت، چہرے پر عینک لگائے کسی کتاب کہ مطالعہ میں مصروف تھی۔ دروازے کی آواز پر ناک پر ٹکی عینک سے نظریں اوپر اٹھا کر اسے دیکھا تو کتاب کو الٹا کر کے بستر پر رکھ دیا تھا، اور ہتھیلی کھول کر ہاتھ اس کی طرف بڑھا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آجاؤ سکونِ من۔"
~~~~~~~~~

قرل وہ ہتھیلی تھام کر ان کے بستر کہ کنارے پر ہی ٹک گئی تھی۔

"بابا آجائیں باہر۔"

"آ گئی تمہاری حماقتوں کی ٹولی۔"

"اور بابا کی بات پر وہ زوردار قہقہہ لگا کر ہنسی تھی۔"جی آ گئی۔

"تو پھر چلو کب سے انتظار کر رہا تھا میں کیک کا۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ بستر سے اٹھنے لگے تھے تو وہ بھی کھڑی ہو گئی تھی اور بابا اس کے کندھے کے گرد بازو کا گھیرا بنا کے چل دیئے تھے۔

ان کی بات پر قرل نے آنکھیں بڑی کر کے ان کو دیکھا تھا،اور کہا۔

"جی جی ضرور کیوں نہیں کیک ملے گا لیکن بلکل اتنا سا۔"

اپنے ہاتھ کی شہادت کی انگلی اور انگوٹھے کے درمیان جگہ بنا کر کہا گیا تھا۔۔

"اپ کی طبیعت ٹھیک نہیں اتنا بھی کافی ہے۔۔"

"لڑکی تم اپنی ماں کے ساتھ ذرا کم رہا کرو۔۔ان کا اثر آرہا ہے تم میں بھی۔"

انہوں نے ابرو چڑھاتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آہستہ کہیں اگر انہوں نے سن لیا نا تو ہم دونوں کی شامت آجائے گی"

قرل نے رازدارانہ انداز میں کہا تھا۔

"ہاں تمہاری اماں ویسے بھی ہٹلر سے کم تھوڑی ہیں۔"

اور دونوں بے ساختہ ہنس دیے تھے۔۔

~~~~~~~~

سب میز پر جمع ہو گئے تھے۔اور قرل نے جب کیک کی شکل دیکھی تو صدمے سے چیخی تھی۔

"یہ کس کی حرکت ہے؟"

www.novelsclubb.com
~~~~~~~~

""''کیوں کہ کیک پر لکھا ہوا تھا۔""ہیپی بر تھڈے گرل

تو ابرار نے جلدی سے ہاتھ کھڑے کر لیئے تھے۔

"ہم نے کچھ نہیں کیا جو کیا تمہارے عالیان نے کیا ہے بھئی۔۔"

تو قرل نے آنکھیں پھاڑ کر اس کا شرارت سے بھرپور چہرا دیکھا تھا۔اور قرل کا دل کیا کہ عالیان کا سر ہی کیک میں گھسا دے۔لیکن اسے رزق کی اہمیت کا اندازہ تھا۔ اس لیئے بھی وہ لوگ کیک ایک دوسرے کے منہ پر مل کر رزق کی بے حرمتی نہیں کرتے تھے۔تو اس نے اپنے جذبات کو قابو کیا کیونکہ اسے اپنے جذبات پر بہت اختیار حاصل تھا۔عالیان سے بدلہ لینے کا معاملہ کسی اور دن پر چھوڑ دیا تھا۔۔پھر بہت ہی خوشگوار ماحول میں قرل نے کیک کاٹا تھا۔عالیان نے ذرا سی کریم لے کر

www.novelsclubb.com

اس کی ناک پر لگا دی تھی۔۔اس کے بعد سب میں تقسیم کرنے کے لیئے کیک کے ٹکڑے کر دیۓ گئے تھے۔ بلکل ایسے ہی جیسے ہماری پاکستانی قوم کے کر دیۓ گئے ہیں۔ یہاں سب کی الگ زبانیں، پارٹیاں، فرقے تو ہیں۔ لیکن ہم یہ بھول گئے ہیں کے پہلے ہم ایک پاکستانی ہیں۔۔الحمد اللہ مسلمان ہونے کے بعد ہماری دوسری پہچان صرف پاکستانی ہونا ہے۔اس کے بعد باقی ساری چیزیں ثانوی ہیں۔۔۔

رات بہت ہو گئ تھی بقول بابا کے، حماقتوں کی ٹولی اپنے اپنے گھر جا چکی تھی۔ وہ ماما کے ساتھ سب کچھ سمٹوا کر اپنے کمرے میں آ گئ تھی۔اس نے گلدان میں سرخ گلاب سجا دیۓ جو وہ ابھی اپنے ساتھ لے کر آئی تھی۔اور سونے جانے سے پہلے جب وہ منہ دھونے کے لئے واشروم میں گئ تو آئینے میں خود کا چہرا دیکھ کر شرمیلا سا مسکرا دی تھی۔۔کیونکہ اس کی ناک پر عالیان کی لگائی ہوئی کیک کی کریم اب تک موجود تھی۔جو اس نے جان بوجھ کر نہیں ہٹائی تھی۔ وہ منہ ہاتھ دھو کہ آ کر بستر پر

www.novelsclubb.com

سونے کے لیئے کروٹ سے لیٹ گئی تھی۔ لیکن نیند تو اس کی آنکھوں سے کئی میل کے فاصلے پر تھی۔۔

"یار کیا ہو سکتا ہے سرپرائز۔"

وہ مسلسل عالیان کے کل کے سرپرائز کے بارے میں ہی سوچ جا رہی تھی۔۔ یکدم وہ چونک کر سیدھی ہو کر لیٹی تھی۔

www.novelsclubb.com

".....ہائے کہیں عالیان مجھے سرپرائز میں پرپو

"اف۔۔! قرل کیا سوچ رہی ہو، توبہ سو جاؤ، سو جاؤ لڑکی۔۔

اور اس کی نیند آخر کار کئی میل کا فاصلہ طے کر کے اس سے آملی تھی۔

~•••••××_@_××•••••~

صبح کی سنہری روشنی ہر طرف بکھر چکی تھی۔وہ ساتھوں یونیورسٹی کے کینٹین میں بیٹھے ہمیشہ کی طرح گپیں ہانک رہے تھے۔پورے کینٹین میں ان کے گروپ کو ایک دفعہ تو ہر کوئی مڑ کر دیکھتا تھا۔

اچھا بتاؤ شام کی پارٹی میں کیا پہن رہے ہو تم سب ؟ کسی بات پر قہقہ لگاتے ابرار کو" کمر پر ٹھوکتے ہوئے رخسار نے سب سے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کپڑے"

"جواب حیدر کی طرف سے آیا تھا۔"

ہا،ہا،ہا،وہ تو ہمیں بھی پتا ہے،تم لوگوں نے کون سا جانوروں کی کھالیں پہن کر آ جانا ہے۔"

قرل نے طنز کیا تھا۔

نہیں تو تم کیا چاہتی ہو ہم جانوروں کی کھالوں اور پتوں کے کپڑے پہن کر پارٹی میں "جنگلی یا ریڈ انڈین بن کر آ جائیں اور جھینگالالا ہو، جھینگالالا ہو، والا ڈانس کریں۔

www.novelsclubb.com

عالیان کی بات پر حیدر اور ابرار کا جاندار قہقہ لگا تھا۔۔

"ارے لو بھلا اس میں بننے والی کیا بات ہے۔"

کشل شرارت سے کہہ کر لب دبا گئی تھی۔قرل اور رمیشہ نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔

"اچھا تو اب ایسا ہو گا۔"ٹھیک ہے بیٹا سوچ لو پھر۔

عالیان کے اس طرح کہنے پر کشل نے گال پر شہادت کی انگلی رکھ کر سوچنے والے انداز میں آنکھیں اوپر کی تھی اور پھر میز پر ہاتھ مار کر یکدم کہا تھا۔

"سوچ لیا،لوک کر دو"

www.novelsclubb.com

اور عالیان اس کے انداز دیکھ کر دل کھول کر مسکرایا تھا۔

"ویسے تم لوگ مجھے کیا تحفہ دے رہے ہو۔عالیان تو شام کو پارٹی میں دے گا مجھے تحفہ۔تم لوگ اپنا بتاؤ۔۔"

"ہیں ہیں ہم کیوں دیں بھئی،بلکہ تحفہ تو تم دو ہمیں۔اتنے سال سے جھیل جو رہیں ہیں تمھیں۔"

ابرار کے کہنے پر قرل جل بھن گئی تھی۔

"ہاں کہو کیا دوں تمغائے جرات دوں یا ستارہ امتیاز سے اپ کو نوازوں۔۔"

www.novelsclubb.com

"ہاہاہاہاہا۔۔!نہیں بس تم نشانِ حیدر ہی دے دو۔"

رخسار نے اس کو آنکھ مارتے ہوئے کہا تھا۔۔

"ہاں لے لو میرے پاس تو ایک ہی حیدر ہے۔یہ سامنے بیٹھا ہے لمبا چوڑا سا۔۔"

قرل نے اپنی ہنسی دباتے کہا تھا۔

"اوہو۔۔۔!لیڈیز معذرت میں کسی اور کا ہوں فی الحال۔۔"

حیدر نے اپنے دونوں ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے کہا تھا۔

"اور ویسے بھی اس جنگلی موٹی بلی سے تو اچھا ہے انسان سرف کھا لے۔۔"

www.novelsclubb.com

"ارے ارے جاؤ بس کرو،میں تو تمہیں لاٹری میں بھی نہ لوں۔۔"

یہاں رخسار اور حیدر کی پھر سے نہ ختم ہونے والی بحث شروع ہو گئی تھی۔

اچھا بس کرو اب پھر نہ لڑنے بیٹھ جانا تم دونوں،اور ویسے مسٹر حیدر یہ محترمہ ہیں"
"کون جن کے آپ ہوئے پڑے ہیں فی الحال۔۔

قرل نے تیز نظروں سے حیدر کو گھورتے اور فی الحال پر زور دیتے ہوئے کہا تھا۔۔

اور عالیان کے منہ سے ہنسی کا فوارہ پھوٹا تھا۔

ابے کوئی نہیں ہے یار ایسے ہی کہہ رہا تھا۔"اور فی الحال تو آپ میرے ساتھ "
"چلیں۔

www.novelsclubb.com

حیدر نے کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"کہاں؟"

قرل نے گردن اونچی کر کے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا تھا۔۔

"تمہاری سالگرہ کا تحفہ دینا ہے، اب چلو۔

"ہائے سچی۔۔۔! تو یہاں ہی دے دو نہ۔۔"

"نہیں یہاں نہیں آسکتا۔"اب چل رہی ہو یا نہیں۔۔"

www.novelsclubb.com

"!اچھا اچھا نہ، چلو۔"

قرل کہتے اٹھ کھڑی ہوئی تھی، اور جانے لگی تو عالیان کی آواز آئی تھی۔

"ہاں ہاں جاؤ بہت اچھا تحفہ ہے۔"

عالیان شرارت سے حیدر کو دیکھتے ہوئے کہتا نچلا لب دبا گیا تھا۔اور قرل کے چلتے قدم رک گئے تھے۔اس نے مڑ کر پہلے عالیان اور پھر حیدر کو دیکھا تھا۔

"نہیں یار حیدر۔۔۔"اس بار بھی نہیں۔"

اور سب کا جاندار قہقہ ایک بار پھر کینٹین میں گونجا تھا۔

www.novelsclubb.com

اج تک ڈھنگ کا تحفہ دیا بھی ہے تم نے مجھے۔۔"قرل نے تپتے ہوئے کہا تھا۔"

"اللہ اللہ ناشکری لڑکی،اتنے اچھے اچھے تحفے دیئے تو ہیں تمہیں۔۔"

ہاں ہاں بلکل، جیسے کہ۔۔۔؟"قرل نے سینے پر بازو باندھتے ہوئے کہا تھا۔"

"جیسے کے، تمہیں آئینہ تو دیا تھا کتنا پیارا تھا۔"

"او اچھا۔۔! واہ زبردست کیا بات ہے آپ کی آئینہ کون دیتا ہے تحفہ میں۔"

وہ صدمے سے چلائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں نہیں پتا اس کا بھی ایک مطلب تھا قرل۔"

حیدر نے انداز رازدارانہ بنایا تھا۔

"اچھا کیا مطلب تھا۔"

"یہ ہی کہ کوئی اچھا تحفہ لینے سے پہلے آئینے میں اپنی شکل دیکھو۔۔"

اور اس کے بعد قرل کے ہاتھ میں کتاب تھی اور حیدر کا سر تھا۔ جیسے وہ ڈھول کی طرح بجا رہی تھی۔۔

"خود ہی جاؤ مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔"

www.novelsclubb.com

"ارے یار مذاق کر رہا تھا نا۔ اچھا نا سوری۔ اس بار والا بہت اچھا ہے، اب چلو۔۔"

حیدر نے ہلکے سے اپنے دونو کان پکڑتے ہوئے کہا تھا۔اور قرل کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ آگئی تھی۔وہ یہ کرتا ہوا اسے بلکل بچپن والا چھوٹا حیدر ہی لگ رہا تھا۔جو اسے ہر کسی کی ڈانٹ سے بچاتا تھا۔اس کے سارے بگڑے کام وہ ہی صحیح کرتا تھا۔جب اس کا موڈ خراب ہوتا اور خود کو اکیلا کر لیتی تھی تو وہ گھنٹوں اس کے پاس بیٹھ کر نئے نئے کرتب دکھا کر اسے ہنسانے کی کوشش کرتا تھا۔

~•••••××_@_××•••••~

www.novelsclubb.com

وہ دونوں ایک میدان نما جگہ کھڑے تھے جہاں کچھ فاصلے، فاصلے سے پیڑ پودے لگے ہوئے تھے۔ان کے پیروں کی طرف تھوڑا آگے پلاسٹک کی تھیلی میں کھاد مٹی سمیت ایک چھوٹا سا نیم کا پودا رکھا تھا۔قرل نے سوالیہ نظروں سے پہلے پودے اور پھر حیدر کو دیکھا تھا۔۔

"تمہاری سالگرہ کا تحفہ"

"ہاں مجھے تم سے ایسے ہی کسی تحفہ کی امید تھی۔"

www.novelsclubb.com

قرل نے نیچے گھٹنوں کو موڑ کر پودے کے پاس بیٹھے ہوئے حیدر کو دیکھتے کہا تھا۔

"ہاں بلکل آپ کو مجھ سے ایسے ہی کسی زبردست تحفے کی امید رکھنی چاہیے۔"

حیدر نے دھیما مسکراتے ہوئے کہا تھا۔جواب پودے کا معائنہ کر رہا تھا۔

سیریسلی حیدر۔۔! تم مجھے پودے دے رہے ہو تحفہ میں۔میں تمہیں مالن دکھائی دے رہی ہوں کیا؟"

قرل نے اس کو تند نظروں سے گھورتے ہوئے کہا تھا۔

"ہاں میری مالن۔"

وہ اس کو چھیڑتے ہوئے مبہم سا مسکرا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ارے تمہیں نہیں پتا اس سے زیادہ اچھا تحفہ کچھ نہیں ہو سکتا۔"

حیدر اب اکڑوں بیٹھ کر زمین کو ایک الہ سے کھود رہا تھا۔

"اچھا وہ کیسے۔"

قرل بھی اس کے برابر میں ہی بیٹھ گئی تھی۔

وہ ایسے کہ یہ مادی چیزیں تم کب تک استعمال کرو گی۔ ایک نہ ایک دن یہ "

"تمہارے لیئے بیکار، بے فیض ہو جائیں گی۔ لیکن یہ

حیدر نے ترچھی نگاہوں سے پودے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

یہ ساری زندگی تمہیں اور تمہارے ساتھ دوسروں کو بھی فائیدہ دیتا رہے گا۔ میں "

نے سنا ہے کہ پیڑ لگانے والے کو ساری زندگی اور بعد میں بھی ثواب ملتا رہتا ہے۔

www.novelsclubb.com

سوچو جو مزہب جو اللہ راستے سے پتھر اٹھانے والے کو اتنا ثواب دیتا ہے کہ، اس

نے کسی اور کو پتھر سے لڑکھڑانے سے بچا لیا، وہ اللہ ایک درخت لگانے والے کو کتنا

"ثواب دے گا۔

قرل کی نظر نیم کے پودے پر تھی اور وہ بہت دھیان سے اس کی بات سن رہی تھی۔

"نیم کے درخت کی چھاؤں بہت ٹھنڈی ہوتی ہے۔ یہ ادویات میں بھی استعمال ہوتا ہے اس کے پتے، پھل، چھال ہر چیز استعمال ہوتی ہے اس کے بہت سے فائدے ہوتے ہیں جو، جو اس سے فیضیاب ہو گا ثواب لگانے والے مطلب تمہیں ملے گا۔ یہ صدقہِ جاریہ بھی ہے۔ ہوا نا بہترین تحفہ۔" اب آئی سمجھ۔۔!"

قرل نے نیم کے پودے سے نظر اٹھا کر اس کو دیکھا تھا۔ جس کے ہاتھ مٹی مٹی ہو گئے تھے کپڑوں اور گال پر بھی مٹی لگی تھی۔ لیکن اس کو کچھ پرواہ نہ تھی۔ وہ بہت دل جمعی سے اپنا کام کر رہا تھا۔ قرل کے پیچھے سے آتی دھوپ حیدر کے چہرے پر پڑھ رہی تھی جس سے اس کے سیاہ کندھے سے ذرا اوپر آتے بال اور سیاہ داڑھی چمک رہی تھی۔ سیاہ آنکھوں پر پڑھتی سنہری دھوپ دل کو بہت بھلی لگ رہی

www.novelsclubb.com

تھی۔ وہ کچھ کہتے ہلکا سا ہنسا تھا شاید اور قرل نے اس کے دانتوں کو دیکھا تھا۔ قرل کو اس کے دانت ہمیشہ سے ہی بہت پسند تھے وہ کہتی تھی۔

"میں تمہارے دانت توڑ دوں گی حیدر۔ میرے ایسے کیوں نہیں ہیں۔"

اور وہ اس کے سامنے اور جان بوجھ کر مسکرا، مسکرا کر دانت دکھاتا تھا۔ بے شک وہ وجاہت سے بھرپور مرد تھا، قرل کی نظر ذرا اوپر اس کے ماتھے پر پڑی تو اس کی آنکھیں وہیں ٹھہر گئیں تھیں۔ اس کے صاف رنگ ماتھے پر پڑے سیاہ بال ہوا کے باعث اڑے تو قرل نے وہاں ایک انچ کا بدنما داغ دیکھا۔ جو اس کے وجیہہ چہرے پر بہت معیوب لگ رہا تھا۔ اس نے وہاں سے بے ساختہ نظریں چرا لیں تھیں۔ جیسے اس کی کوئی چوری پکڑی گئی ہو۔ ماضی کی کتاب سے ایک نہ خوشگوار یاد آ گئی تھی۔ اس کا دل بہت بھاری ہونے لگا تھا۔ حیدر نے اس کی بے چینی کو بھانپ کر اس سے پوچھا تھا۔

"کیا ہوا؟ "

www.novelsclubb.com

اس نے نفی میں گردن ہلادی۔اور خود کی حالت پر قابو پایا تھا۔

"اچھا چلو گڑھا ہو گیا اب اس میں یہ پودا لگا دو۔"

قرل نے اپنی طرف انگلی کر کہ کہا تھا۔

"میں؟"

"ہاں اور کون تحفہ تو تمہارا ہے نا۔"

www.novelsclubb.com

ہاں چلو، لیکن تم بھی لگواؤ گے۔میں اکیلے کیوں لوں سارا ثواب، اتنی محنت تو تم"

"نے کی ہے۔

"ہیں۔۔! اتنی رحمدلی کس لیئے۔؟"

حیدر نے مصنوعی حیرت سے پوچھا تھا۔

"بس کبھی دل کرتا ہے تم پر بھی کرم نوازی کرنے کا۔"

انداز بہت ہی شاہانہ تھا۔

اور وہ کچھ سوچ کر سر جھٹک کر مسکرا دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں نے مل کر پودا لگایا ایک زندگی کی بنیاد رکھی تھی۔

قرل کتنا اچھا ہوتا اگر ہر کوئی اپنے اپنے حصے کا ایک درخت لگاتا۔پتا ہے ہر سال"

ایک بڑا درخت 10 افراد کے لیے اچھی خاصی آکسیجن پیدا کرتا ہے۔نیم کا درخت

55% گرمی اور 10% سردی برداشت کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔اور ایک بارہ فٹ کا درخت تین ایئر کنڈیشنر کے برابر ٹھنڈک پیدا کرتا ہے۔"

وہ پودے کی مٹی صحیح کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔اس کے ہاتھوں اور کپڑوں پر گیلی مٹی لگی ہوئی تھی۔

"اور موسمیاتی تبدیلیوں کے لحاظ سے بھی بہت ضروری ہیں یہ، جیسے جیسے درخت بڑھتے ہیں وہ 48 پاؤنڈ کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں ماحول سے، اور اس کے بدلے میں ہمیں آکسیجن دیتے ہیں۔"

وہ اب قرل کو پانی کی بوتل دے رہا تھا پودے میں ڈالنے کے لیے۔اپنی بات جاری کرتے ہوئے اس نے کہا تھا

"اور ابھی حالیہ تحقیق سے بھی پتہ چلا ہے کہ درخت جدید انسانی زندگی کے تناؤ کو کم کرنے میں بھی مدد کرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

نیم کے پودے پر اب پانی کے قطرے موتیوں کی طرح گر رہے تھے۔جو حیدر کی بنائی ہوئی مٹی کی حدود میں ہی جمع ہو گئے تھے۔

جو آج کل ہر دوسرا انسان ڈیپریشن اور انضائٹی کا مریض بنا ہوا ہے۔قدرت میں "بہت طاقت ہوتی ہے۔یہ ایک بہت اچھا ہیلنگ سسٹم ہے۔"

ہم صحیح کہہ رہے ہو۔! درخت انسانی زندگی کے لیئے کتنے ضروری ہیں ہمیں اس بات کا اندازہ ہی نہیں ہے۔ہمیں چاہیے کہ جگہ جگہ درخت لگائیں۔یہ گرمی کی "شدت کو بھی کم کرتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن میرے نزدیک درخت لگانا کوئی بڑی بات نہیں ہے قرل۔۔اس کو نہ کاٹنا بڑی بات ہے۔ہم اپنے ہاتھوں سے ہی اپنی اور اپنے آنے والی نسلوں کی زندگی کی ڈور کو کاٹ دیتے ہیں۔۔"

"میں تمہاری بات سے سو فیصد متفق ہوں حیدر،میں اب کوئی درخت دیکھو گی نا تو اس کو کسکے گلے لگاؤں گی،کہ جو میں کھلی فضا میں سانس لے رہی ہو ان کی وجہ سے ہی تو ہے۔"

قرل نے پر جوش انداز میں پیار سے پودے کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔۔اس کی بات پر حیدر مسکرایا،مسکرایا کیا قرل کے سامنے اپنے دانتوں کی نمائش کی تھی۔

"ابھی بھی کراچی میں بہت درخت باقی ہیں کس کس کو گلے لگاؤ گی احمق لڑکی۔۔"

"چپ کرو تم۔۔۔ویسے کتنا پیارا لگ رہا ہے نا ہمارا پودا"

ہاں پیارا لگ رہا ہے 'ہمارا' پودا۔ "

حیدر دھیما سا مسکرایا تھا۔

شکر ہے تمہیں پسند تو آیا۔ دیکھا قدر کرو میری، اتنے اچھے اچھے تحفہ دیتا ہوں" تمہیں،اور تم ایک نمبر کی نہ شکری ہو۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں چلو چلو آئے بڑے۔ شام کی پارٹی کے لیئے تیار بھی ہونا ہے۔"

قرل پودے کو بائے کہتی ہوئی حیدر کو کھینچ کر لے گئی تھی۔اور پیچھے پودا خوشی سے یا ہوا کے باعث جھوم رہا تھا۔

~•••••××_@_××•••••~

سورج کی حدت میں اب کمی آچکی تھی۔ شام کے وقت وہ سب لوگ قرل کی سالگرہ کی پارٹی میں موجود تھے۔ بابا نے اپنی اکلوتی بیٹی کی سالگرہ کا انتظام سمندر کنارے پر ایک ہٹ میں کیا تھا۔ ہٹ مہمانوں کی آمد سے بھرا ہوا تھا۔ جس میں ماما، بابا کے رشتے دار، دوست احباب وغیرہ شامل تھے۔ حیدر نے سیاہ جینس کے ساتھ سیاہ شرٹ اور سیاہ ہی جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ عالیان نے گہرے نیلے رنگ کے کوٹ کے ساتھ سفید شرٹ اور نیچے اسکین کلر کی جینز پہنی ہوئی تھی۔ کشل نے سرمئی رنگ کی چھوٹی فراک ساتھ ہی کھلے پائینچے کا پجاما اور اس کے ساتھ ہم

رنگ دوپٹہ جس پر بہت نفیس سا کام ہوا تھا، کمر سے اوپر آتے بال ڈھیلے سے جوڑے کی شکل میں قید تھے اور کچھ لٹیں آزاد تھی، چہرے پر ہلکا سا میکپ کیا گیا تھا۔اور قرل نے اسکین کلر کی ٹخنوں کو چھوتی میکسی پہنی ہوئی تھی، جس پر سرخ کلر کے ستارے اور موتی جھلملا رہے تھے ساتھ ہی سرخ اور اسکین کلر کا دوپٹہ کھول کر ایک کندھے پر پڑا ہوا تھا، کمر تک آتے بال اوپر سے آدھے خوبصورتی سے بنا کر اور نیچے سے کرل کر کے کھلے چھوڑ دیے گئے تھے، ہلکا میکپ اور بنا کاجل کے کالی آنکھیں۔(وہ اتنی حسین لگ رہی تھی کہ ایک نظر اس پر سے ہٹ ہی نہیں رہی تھی۔اور اس نظر کو یہ بھی خوف تھا کے کہیں اس کی ہی نظر نہ لگ جائے اسے۔۔ اب نہ جانے وہ اتنی حسین تھی بھی یا بس ایسی نظر رکھنے والے کو ہی لگتی تھی۔)

www.novelsclubb.com

سب آکر قرل کو مبارکباد دے رہے تھے۔

"ہیلو۔۔۔!"

قرل کو اپنے عقب سے ایک بھاری مردانہ انگریزی لب ولہجہ والی آواز آئی تھی۔

اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک خوش شکل لڑکا گوری رنگت ہلکی داڑھی تھوڑا المباقد ہلکے بھورے رنگ کے سوٹ اور سفید شرٹ، الٹے ہاتھ میں گھڑی، چھوٹی چھوٹی سمندری نیلی رنگ آنکھیں جو اسے مسکرا کر دیکھ رہیں تھیں۔قرل نے اس کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

وعلیکم السلام۔۔! مسٹر انگریز، یہ آپ کا فن لینڈ نہیں ہے یہ پاکستان ہے۔یہاں" "سب ایک دوسرے سے مل کر سلام کرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

اور وہ نوجوان سر تھوڑا پیچھے گرا کر ہنس دیا تھا۔

"سوری۔۔!اسلام علیکم۔!وہ کیا ہے نہ مس دیسی، گوروں کے ساتھ رہ رہ کر میری عادتیں خراب ہو گئی ہیں۔"

وہ تھوڑا کھسیا کر مسکرایا تھا۔۔

"پھر سے وعلیکم السلام۔!کوئی بات نہیں لیکن پاکستانی اور خاص کر مسلمان کو دوسروں کے رنگ میں نہیں رنگنا چاہیے۔اپنی پہچان نہیں بدلنی چاہیے۔چاہے کہیں بھی چلا جائے۔لیکن چلیں آپ کو تھوڑا معاف کیا مسٹر انگریزی، کیونکہ اپ تو پلے بڑے پاکستان میں نہیں۔لیکن چلو یہ بھی اچھا ہے کہ آپ اردو سے تو نہ واقف نہیں۔"

www.novelsclubb.com

اور اس کے وقفہ کے بنا بولنے پر وہ مسکرا کر لاجواب ہوا تھا اور سر تھوڑا خم کر کہ کہا تھا۔

"بہت شکریہ آپ کا مس دیسی۔"

~~~~~~~~~

دو ردو آنکھیں قرل کو کسی لڑکے کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ رہیں تھیں۔

"یہ کون ہے لڑکا جس سے قرل بات کر رہی ہے۔"

عالیان نے ساتھ کھڑی حماقتوں کی ٹولی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

قرل کے بابا کے بزنس پاٹنر کا بیٹا ہے ارتضیٰ نام ہے۔ان کا بزنس سمبھالتا ہے اور"

"اپنا بھی بزنس ہے۔ فن لینڈ میں رہتا ہے۔
~~~~~~~~~

عالیان نے گردن موڑ کر اپنے برابر میں جواب دینے والے حیدر کو دیکھا جو اپنی عادت سے مجبور اپنے الٹے ہاتھ کی شہادت کی انگلی کے ناخون سے اپنے انگھوٹے کے ناخون کی کھال ادھیڑ رہا تھا۔اور سیدھے ہاتھ میں مشروب کا گلاس لیئے اس سے گھونٹ گھونٹ بھرتا سامنے ہی قرل اور ارتضیٰ کو دیکھ رہا تھا یا نہیں شاید گھور رہا تھا۔

اچھا تو انکل کے بزنس پاٹنر کا بیٹا ہے تو یہ اس سے اتنا ہنس ہنس کر کیوں بات کر رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

عالیان کے کہنے پر حیدر نے چڑ کر جواب دیا تھا۔

"مجھے کیا پتا اس سے خود ہی پوچھ لینا۔۔"

اب دونوں سامنے دیکھ رہے تھے جہاں ارتضیٰ شاید کوئی تحفہ دے رہا تھا قرل کو۔

~~~~~~~~~

"میں آپ کے لیئے گفٹ لایا تھا،ہیپی برتھڈے۔"

قرل نے نظر اس کے ہاتھ پر ڈالی تو وہاں سفید رنگ کا لمبا ساڈبا تھا، جس کے اوپر ایسا لگتا تھا کے قدیم زمانے کے نقش و نگار کھودے گئے ہوں۔بے شک وہ ڈبہ بہت خوبصورت تھا قرل نے ہاتھ آگے بڑھایا اور شکریہ ادا کر کہ ڈبہ تھام لیا تھا۔

www.novelsclubb.com
~~~~~~~~~

"آپ کھول کر نہیں دیکھیں گی؟"

قرل گردن جھکائے ڈبے کو دیکھ رہی تھی اس کے سوال کرنے پر سر اٹھا کر اس کو دیکھا۔

"ابھی!۔۔"

"جی ابھی۔"

www.novelsclubb.com

قرل نے جب ڈبے کو کھولا تو اس میں ایک سرخ رنگ کا بڑا چمکتا ہوا موتی تھا جس کے اوپر چاندی کے رنگ کی ایک پتلی سی شاخ پھیلی ہوئی تھی ایسا لگتا جیسے شاخ نے اس سرخ موتی کو جکڑا ہوا ہو، شاخ میں چھوٹے چھوٹے پتے بھی نکلے ہوئے تھے۔

پتوں اور شاخ پر بہت باریک باریک ہیرے لگے ہوئے تھے۔اور ڈبے سے ذرا مختلف مگر قدیم زمانے کے نقش و نگار نئے طرز پر کھودے گئے تھے۔قرل نے اس لاکٹ کو آنکھوں کے پاس کر کہ دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئی۔

"یہ تو۔۔!یہ تو کالیوالا جیولری ہے۔میں نے پڑھا ہے اس کے بارے میں۔"

اس نے حیرت سے اپنی سیاہ گھنی پلکیں جھپکا کر ارتضٰی کو دیکھا تھا۔

جی یہ وہی ہے۔فن لینڈ کے دار لحکومت ہیلسنکی کے مشہور روایتی زیورات میں "

www.novelsclubb.com

"سے ایک جو۔۔۔۔

جی: جو ماہرین آثار قدیمہ نے قدیم لوہے کے دور کے زمانے کے زیورات" دریافت کیئے تھے یہ ان کے نئے طرز پر ایک نقل ہوتے ہیں۔ان کے ثقافت کا "حصہ بھی ہیں۔ ہیں نا؟

قزل نے اس کی آگے کی بات اچک کر کہا تھا۔

"جی بلکل ایسا ہی ہے۔ آپ کو پسند آیا؟"

وہ گردن جھکائے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جو لاکٹ کی پھیلی ہوئی شاخ اور پتے جو سرخ موتی پر ایک سائبان کا کام کر رہے تھے۔ جو درمیان سے گول پنجرے کی طرح کھل بھی جاتا تھا۔اس کو انگلیوں سے نرمی سے چھو رہی تھی۔

"جی بہت خوبصورت ہے یہ۔ بہت شکریہ آپکا۔"

شکر آپ کو پسند آگیا۔ میں ڈر رہا تھا کہ آپ کو پسند آئے گا یا نہیں۔ کہیں آپ "
"میرے منہ پر واپس ہی نہ مار دیتی۔۔

وہ چھیڑنے والے انداز میں کہہ رہا تھا۔

"اب اتنی بھی بدلحاظ نہیں ہوں میں۔"

قرل نے برا مانتے ہوئے کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی جی بلکل بھی نہیں مجھے یاد ہے ہماری پہلی اور آخری ملاقات اب تک۔"

اور قرل کو لگا اس پر کسی نے گھڑوں پانی ڈال دیا ہو۔اس نے اپنی شرمندگی چھپا کر کہا تھا۔"جی وہ تو بس ایک غلط فہمی تھی۔اور ویسے بھی غلطی آپ کی تھی۔

بے نیازی سے کہا گیا تھا۔اور ارتضیٰ اس کی آنکھوں میں دیکھتے دیکھتے کہیں پیچھے کسی وقت میں چلا گیا تھا۔۔

کچھ سال پہلے جب وہ پاکستان بزنس کے سلسلے میں آیا تھا۔تو قرل کے بابا سے ملنے ان کے آفس آیا تھا اور بابا نے اس کو فون کر کہ کہا تھا کہ وہ ابھی آفس میں نہیں ہیں۔وہ ان کے کیبن میں جا کر بیٹھ جائے کوئی نہیں ہو گا وہاں،اور ان کا انتظار کرے وہ بس پہنچنے والے ہوں گے۔تو وہ آرام سے کسی ورکر سے کیبن کا پتہ پوچھ کر ان کے کیبن میں داخل ہوا تو ٹھٹک کر رک گیا تھا۔وہاں سامنے صوفے سے ٹیک لگائے ایک لڑکی بیٹھی ٹانگے لمبی کیئے صوفے کے سامنے میز پر رکھیں تھی، ہلکے پیلے رنگ کا دوپٹہ ایک کندھے کے سائیڈ میں پڑا ہوا تھا کمر سے تھوڑے اوپر

www.novelsclubb.com

بال جن میں آدھے بالوں میں کلپ لگایا ہوا تھا کندھے پر آگے کی طرف گرے ہوئے تھے، ہاتھ میں کوئی فائل پکڑے اس کا مطالعہ کر رہی تھی۔جب دروازے کی آواز پر اچانک گردن اٹھا کر مسکرا کر بابا۔۔۔! کہا اور سامنے والے کو دیکھ کر باقی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔وہ پھٹی آنکھوں سے اس کو دیکھ رہی تھی۔اور کچھ حالت سامنے والے کی بھی ایسی ہی تھی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے تمیز نہیں ہے آپ کو باس کے کیبن میں کیسے آتے ہیں۔"

وہ جلدی جلدی دوپٹہ صحیح کرتی میز سے ٹانگیں ہٹا کر کھڑی ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔میں۔۔وہ۔۔یہاں"

اس کے الفاظ زبان سے نکلنے سے انکاری تھے۔ فن لینڈ کا مشہور بزنس مین یہاں آکر اٹک گیا تھا۔اب پتہ نہیں زبان اٹکی تھی یا دل۔۔۔

"کیاوہ میں وہ میں لگا رکھا ہے۔بنیادی ادب و آداب نہیں پتا آپ کو کہ کہیں بھی لازمی دروازہ کھٹکھٹا کر جاتے ہیں۔نئے لگ رہے ہو ویسے کس نے رکھ لیا کام پر آپ کو،ابھی کرتی ہوں میں بات بابا سے۔"

قرل کبھی کسی کام کرنے والے سے اس طرح بدتمیزی سے بات نہیں کرتی تھی اس کا سب سے بہت دوستانہ رویہ رہتا تھا۔مگر یہاں غصہ اس کو اس بات پر آیا تھا، وہ جس طرح بیٹھی تھی اور وہ بنا کھٹکھٹائے اندر آگیا تھا۔کیونکہ قرل کو یہاں آتا سب

کام کرنے والوں نے دیکھا تھا۔ تو کوئی بنا کھٹکھٹائے نہیں آتا سب کو پتا تھا وہ اندر ہے وہ سب سے سلام دعا کرتی ہوئی آئی تھی۔

وہ مجھے بتایا گیا تھا کہ کیبن میں کوئی نہیں ہے اس لیئے میں آرام سے آگیا تھا۔ اور" "خالی کمرے کا دروازا کھٹکھٹاتا تو پاگل لگتا نا۔

اور قرل اس کا چہرا دیکھتی رہ گئی تھی۔ وہ اب پہلے کی بہ نسبت پر اعتماد لگ رہا تھا۔ ہاتھ جیبوں میں ڈالے سرمئی رنگ کا کوٹ پینٹ پہنے الٹے ہاتھ میں گھڑی، چھوٹی چھوٹی نیلی آنکھیں جن میں کشش لیئے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ قرل ابھی کچھ کہتی کہ دروازہ پھر کھلا اور بابا اندر ائے تھے۔

"ارے ارتضیٰ بچے تم کھڑے کیوں ہو بیٹھو۔"

"قرل تم یہاں۔۔! کب آئیں؟" مجھے فون بھی نہیں کیا۔"

آدھا گھنٹا ہو گیا باباپ کو سرپرائز دینا تھا اس لیئے نہیں بتایا اور یہاں آکر خود ہی "سرپرائز ہو گئ۔

اس نے ارتضیٰ کو گھورتے ہوئے کہا تھا۔اور وہ اس کو کب سے بہت غور سے دیکھ رہا تھا اس کا تھوڑے غصے سے سرخ،اور تھوڑا ناراض ناراض سا چہرا اس کو بہت دل کے قریب لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

بابا نے ماحول میں تناؤ کو محسوس کیا تو کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا تھا۔

"کیا ہوا کوئی بات ہوئی ہے کیا؟"

وہ دونوں بابا کے سامنے کھڑے تھے اور پھر بچوں کی طرح ایک کے بعد ایک اپنے اپنے حصہ کی مظلومیت کی داستان شکایتی انداز میں سنادی تھی۔

بابا سب سنے کے بعد لمحہ بھر کو رو کے پھر قہقہہ لگا کر ہنس دیئے۔

"بابا آپ ہنس رہے ہیں۔بجائے کہ اس کو کام سے نکال کر باہر کھڑا کریں، آپ اور ہنس رہیں ہیں"۔۔

www.novelsclubb.com

قزل نے اور ناراض سامنہ بناتے ہوئے کہا تھا۔

اچھا بچوں بیٹھو تو۔ "سامنے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ وہ دونوں بیٹھ گئے تو پھر بابا" نے ہنستے ہوئے اپنی بات جاری کی تھی۔

میں اس کو نوکری سے کیسے نکالوں بچے، یہ تو یہاں کام ہی نہیں کرتا۔ قرل یہ " میرے بزنس پاٹنر اور دوست کا بیٹا ہے ارتضیٰ۔ فن لینڈ میں رہتا ہے یہاں بزنس کے سلسلہ میں آیا تھا مجھ سے ملنے۔ غلطی اس کی بھی نہیں ہے میں نے ہی کہا تھا کہ "کیبن میں چلا جائے۔ مجھے کیا پتا تھا کہ تم آ جاؤ گی۔

"جی مجھے بھی نہیں پتا تھا۔"

قرل نے ارتضیٰ کو دیکھا جو دھیمی مسکان کے ساتھ بابا کو دیکھ کر کہہ رہا تھا۔

اچھا چلو ہم دونوں کی طرف سے سوری اب مسکرا بھی دو برا لگتا ہے مجھے تمہارا ایسا"

"بنا ہوا چہرا۔

بابا نے اپنی لاڈلی بیٹی کا ناراض چہرا دیکھ کر کہا تھا۔

!اف بابا۔۔۔

اور قرل صاف دل سے مسکرا دی تھی۔

"تم لوگوں کا تعارف تو ہو ہی چکا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"جی بہت اچھا"

جواب ارتضیٰ نے دیا تھا۔قرل کے موبائل پر میسج آیا تو اس نے دیکھ کر کہا تھا۔

"اچھا بابا میں چلتی ہوں اب"

اس نے کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا تھا۔

"کیسے جاؤ گی؟ میرا ڈرائیور لے جاؤ۔"

نہیں بابا میں حیدر کے ساتھ آئی تھی اس کو یہاں قریب میں کچھ کام تھا۔ تو واپسی"

"میں لینے وہی آئے گا میں عاصفہ سے ملتی ہوئی جاؤں گی۔

www.novelsclubb.com

عاصفہ بابا کی سکریٹری تھی، اور قرل کی بہت اچھی دوست۔ بابا نے سمجھ کر اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔ تو کرسی پر بیٹھا ارتضیٰ کچھ بے چین ہوا تھا۔

"حیدر کون آپ کے شوہر؟"

"جی نہیں میرا دوست۔"

"او اچھا اچھا"

اس کو پھر اپنی کرسی آرام دا لگنے لگی تھی۔

اس نے ایک نظر ارتضیٰ کو دیکھا پھر بابا کو، اور بلند آواز میں خدا حافظ کہہ کر دروازے سے باہر چلی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

~~~~~~~~~

حیدر کافی دیر سے گاڑی سے ٹیک لگائے اس کا انتظار کر رہا تھا۔اچانک وہ اس کو آفس کی عمارت سے آتی دیکھائی دی تھی بے ساختہ اس کی نظر اس کے پیچھے آتے لڑکے
~~~~~~~~~

پر پڑی جو آفس سے ہی نکل رہا تھا لمبا چوڑا سر مئی سوٹ میں وہ یہاں کا نہیں لگ رہا تھا اور شاید قرل کو آواز دے کر کچھ کہہ رہا تھا۔

~~~~~~~~~

اسے عاصفہ سے باتوں میں وقت کا اندازہ ہی نہیں ہوا تھا۔ جب احساس ہوا تو اس کو الوداعی کلمات کہہ کر آفس سے باہر آگئی تو سامنے اسے حیدر گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا نظر آیا تھا۔ وہ اس کی سمت چلنے لگی تو دفعتاً اسکو اپنے عقب سے کسی بھاری مردانا انگریزی لب ولہجہ کی آواز آئی تھی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو ارتضیٰ تیزی سے اس کی ہی طرف آرہا تھا۔ قرل کے قریب آکر اس کی رفتار کچھ کم ہوئی تھی۔ اب دونوں آمنے سامنے کھڑے تھے۔ اور حیدر اب قرل کے عقب میں چلا گیا تھا۔۔
~~~~~~~~~

!جی۔۔۔

"وہ مجھے آپ سے کچھ بات کرنی تھی۔"

قرل نے اس کو آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔

"آپ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں"

ایک لفظی جواب آیا تھا۔

"تو آپ اب تک مجھ پر غصہ ہیں؟"

"نہیں"

پھر وہی سابقہ بات دہرائی گئی تھی۔

دیکھیں مجھے سچ میں نہیں پتا تھا آپ اندر ہیں۔اور نہ ہی کسی ورکر نے بتایا۔ورنہ "
"میں کیوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں مسٹر انگریز۔۔! میں نہ تو آپ پر غصہ ہوں اور نہ ہی آپ سے ناراض
غلطی کسی کی نہیں تھی، غلط فہمی ہونی تھی ہو گی۔اور ویسے بھی باتیں زیادہ دل میں
نہیں رکھنی چاہیں انسان دل کا مریض ہو جاتا ہے۔"

قرل نے اس کے انگریزی لب ولہجہ کو نشانا بناتے ہوئے کہا۔تو وہ یک ٹک اس ہلکے
پیلے رنگ کے کپڑوں میں لپٹی لڑکی کو دیکھتا گیا تھا۔

تیرے دیدار کے لمحے بہت قیمتی تھے۔
ہم اگر آنکھ جھپکتے تو خسارہ ہوتا۔

(نامعلوم)

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ۔۔! آپ کتنا اچھا بولتی ہیں، مس دیسی۔"

قرل نے حیرت سے اسے دیکھا اور مسکرا دی۔۔

"تو اب ہم دوست ہیں مس دیسی؟"

"ہیں..! یہ آپ سے کس نے کہا؟"

www.novelsclubb.com

"! مجھے لگا، کیونکہ نہ تو آپ مجھ سے ناراض ہیں اور نہ ہی غصہ، تو۔۔"

"دیکھیں میرے پہلے ہی بہت دوست ہیں الحمدللہ۔"

اس نے دونوں ہاتھ دعا کی صورت میں اٹھا کر چہرے پر پھیرتے ہوئے کہا۔

اور ایک تو آپ کو اس وقت میرے پیچھے کار کے پاس کھڑا، بری طرح گھور بھی رہا "ہے۔"

ارتضیٰ نے گردن ترچھی کر کے دیکھا تو پیچھے کار کے پاس کھڑا الڑ کا سچ میں اس کو خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا۔اور ارتضیٰ نے لب آپس میں دبا کر اپنی ہنسی روکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میرے بس ایک بار آپ سے اونچا بولنے کی دیر ہے مسٹر انگریز، پھر وہ آکر جو درگت بنائے گا آپ کی اس کی زمہ داری میں نہیں لیتی۔"

"ماشاءاللہ آپ کے تو بہت اچھے دوست ہیں آپ کو کسی اور کی ضرورت نہیں ہے۔" لیکن مجھے تو ہے، میرا یہاں کوئی نہیں ہے پاکستان میں، میں کسی کو نہیں جانتا، لیکن آپ کو دیکھ کر لگا کہ ایک دوست ہونا چاہیے، پاکستان سے یادیں اچھی بن جائیں گی۔۔"

اس نے مظلوم سی شکل بنا کر کہا تھا۔قرل نے اس کو مسکراتی نظروں سے دیکھا تھا۔

" اتفاق ہے یہ موتی کا رنگ میرے کپڑوں سے ملتا ہے سرخ۔ "

ارتضیٰ کو کسی کی آواز ماضی کے سفر سے حال میں لیکر آئی تھی۔اب وہ آفس کے باہر نہیں پارٹی میں کھڑے تھے۔ماضی میں جو لڑکی ہلکے پیلے رنگ کے کپڑوں میں تھی حال میں وہ اسکین اور لال رنگ کے کپڑوں میں خوبصورت لگ رہی تھی۔

ماضی میں کمر سے اوپر بال،اب کمر کو چھو رہے تھے۔

"جی اتفاق ہے۔"

وہ مبہم سا مسکرا دیا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے آپ اس بار کب تک کے لیئے آئیں ہیں؟"

اس بار میں زیادہ وقت کے لیئے آیا ہوں۔آخری بار تو اچانک کام کی وجہ سے واپس جانا پڑا تھا۔لیکن اس بار سارے کام نپٹا کر آیا ہوں۔ایک اہم کام کر کے ہی جاؤ گا۔

وہ یہ کہتا زومعنی سا مسکرا دیا۔

"او۔۔!اچھا۔۔"

ابھی قرل کچھ کہتی کے پیچھے سے عالیان کی آواز آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"قرل تم یہاں کیوں کھڑی ہو چلو وہاں سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔"

"وہ مجھ سے بات کر رہیں تھیں،اس لیئے یہاں کھڑی ہیں۔"

عالیان کی بات کا سیدھا جواب ارتضیٰ نے دیا تھا۔ وہ ایسا ہی تھا سیدھی بات کرنے والا اکھڑ مزاج شخص۔ ایسا لگتا تھا کہ اس کو عالیان کی مداخلت پسند نہیں آئی تھی۔ اور عالیان بھنویں آپس میں ملاتے ہوئے ارتضیٰ کو دیکھنے لگا۔۔

"ہاں عالیان آ رہی ہوں کیا ہو گیا۔"

قرل نے اس کو آنکھیں دیکھاتے کہا۔

"ان سے ملو عالی، یہ ارتضیٰ ہیں۔ اور ارتضیٰ یہ عالیان ہے میرا بچپن کا دوست۔"

www.novelsclubb.com

قرل کی بات پر ارتضیٰ نے اپنے بگڑتے ہوئے تاثرات صحیح کر کہ مسکراتے ہوئے عالیان سے مصافحہ کیا تھا۔ اور قرل نے اپنی ٹولی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اور وہ وہاں آپ کو جتنے لوگ نظر آرہے ہیں، ہم سب بچپن کے دوست ہیں۔"

"واہ بہت خوش قسمت ہیں پھر تو آپ۔"

ارتضیٰ کے کہنے پر قرل نے عالیان کو دیکھا اور کہا تھا۔

"جی الحمد للہ بہت"

چلیں آپ کا بھی ان سے تعارف کرواتی ہوں۔ آپ کو ایک دوست چاہیے تھا نا"

"یہاں آپ کو بہت سارے ملیں گے۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چلیں۔"

وہ دھیرے سے ہنسا الٹا ہاتھ جیب میں ڈالے ان دونوں کے ساتھ چل دیا تھا۔

قرل نے ارتضیٰ کا سب سے تعارف کرادیا تھا۔اور ان سب کی کافی اچھی بات چیت ہو گئی تھی۔

~~~~

"تم وہ ہی ہو نا اس دن آفس کے باہر تھے غالباً قرل کو لینے آئے تھے۔"

ارتضیٰ نے حیدر کو دیکھتے پوچھا تھا۔حیدر نے ایک نظر اس کا چہرا دیکھا تھا۔

"ہاں۔"

ہمم۔!"ارتضیٰ نے ہنکار بھری۔"

www.novelsclubb.com

"بہت اچھی دوست ہے وہ تمہاری۔"

کچھ لمحوں کہ بعد پوچھا گیا۔
~~~~

"نہیں میں اس کا اچھا دوست ہوں۔"

اس نے حیدر کو ترچھی نگاہ سے دیکھا تھا۔ جیسے اس کی دماغی حالت پر شک ہو۔

"یہ ایک بات نہیں تھی کیا۔"

"نہیں یہ ایک بات نہیں ہے۔"

نہایت ہی سادگی سے جواب دے کر وہ اس سے معذرت کرتا ر خسار سے کچھ کہنے چلا گیا تھا۔ پیچھے ارتضیٰ کی گہری نظروں نے اس کا تعاقب کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

~~~~~~~~~

"کیا ضرورت تھی تمہیں اس کو ہمارے ساتھ بٹھانے کی۔"
~~~~~~~~~

عالیان نے تیز نظروں سے گھورتے ہوئے قرل سے کہا تھا۔

"یار رمیشہ کچھ بری طرح جلنے کی بدبو آرہی ہے۔ ہیں نا؟"

"ہاں مجھے تو کافی دیر سے آرہی ہے۔"

رمیشہ نے بھی قرل کے ساتھ مل کر عالیان کی ٹانگ کھینچی۔

"میں نہیں جل رہا اچھا۔"

عالیان کے کہنے پر قرل نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ارے ارے میں نے کب نام لیا تمہارا کہ تم جل رہے ہو۔"

قرل نے آنکھیں پٹپٹا کر کہا۔

بس کرو اچھا، نہیں مطلب ضرورت کیا تھی اس جیمز بونڈ کو ہمارے گروپ میں ملانے کی۔

"اف۔۔! عالیان کیا ہو گیا اتنی کوئی بڑی بات نہیں ہے۔"

قرل نے اس طرف دیکھتے کہا جہاں ارتضیٰ ابرار سے کچھ بات کر رہا تھا۔

"ہاں ہاں بلکل نہیں ہے، پتا ہے جب اپنا دوست نئے دوست بنائے اور ان کے قریب ہو تو دل کرتا ہے کہ اس کے سر پر زور سے ڈنڈا مار دو سب بھول جائے وہ۔

اور گھسیٹ کر واپس لے آؤ۔ اور تم نے تو اچھا خاصہ نیا دوست بنا لیا ہے اپنا۔۔"

عالیان کی بات پر قرل بے ساختہ زور سے ہنس دی تھی۔

"اللہ اللہ لڑکے پاگل ہوگئے ہو۔وہ بیچارا بور ہوجاتا نا یہاں اکیلا۔اور ویسے بھی فکر نہیں کرو میرے بیسٹ فرینڈ تو تم ہی ہو بچپن سے تم ہی تھے اور ہمیشہ تم ہی رہو گے۔"

قرل نے اس کے بازو پر مکا مارتے ہوئے کہا تھا۔

"ارے کیا زخمی کرو گی مجھے۔"

"ہاں آئے بڑے نازک حسینہ میرے مکے سے زخمی ہوگے۔

www.novelsclubb.com

قرل نے مصنوعی خفا منہ بناتے ہوئے کہا تھا۔

"یہ اس نے دیا ہے نا۔"

عالیان نے قرل کے گلے میں سرخ چمکتا موتی جو چاندی کی شاخ میں قید تھا اس کو دیکھتے کہا تھا۔

ہاں۔اچھا لگ رہا ہے نا میرے کپڑوں سے مل بھی رہا تھا تو کشل نے کہا کہ پہن لو۔"

"ہاں بس صحیح ہی ہے۔"

عالیان نے کندھے اچکا کر جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"چلو اس نے دیا تو، تمہارا سرپرائز کہاں ہے۔"

قرل نے کمر پر ہاتھ رکھتے لڑنے والے انداز میں کہا۔

"ہاں تو دے دوں گا نا جب ہم سب رات کو بیٹھیں گے۔"

عالیان کی بات پر قرل نے دانت پیستے ہوئے ایک اور گھونسا لگایا تھا۔۔۔

سنو پگلی کبھی لاعلمی بھی بہت بڑی نعمت ہوتی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو چھپا ہے وہ چھپا رہنے میں ہی بھلائی ہوتی ہے۔ کبھی جو وہ سامنے آگیا تو انسان اپنے سوجھ بوجھ سب کھو دیتا ہے۔نہ جانے کچھ لمحوں بعد کس کے حواس کھونے والے تھے۔۔)

www.novelsclubb.com

(باقی

آئندہ)